روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۱/۷۶ | اتوار ۱۰ جمادی الاوّل ۱۴۱۲ھ، ۱۷ نبوت ۱۳۷۰ ہش، ۱۷ نومبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۵۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جرمنی کی جماعت سے محبت کی وجہ

"لوگ کہتے ہیں کہ آپ جرمنی کی جماعت کی محبت کی باتیں کرتے ہیں تو کیوں نہ کروں ؟ ۔ جو (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی جماعت سے محبت رکھتا ہے ۔ میں اس سے محبت کروں گا ۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ جو (دینِ حق اور بانی سلسلہ) کی مقدس جماعت سے پیار کرنے والا ہو میرے دل میں اس کی قدر نہ ہو۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"میں چاہتا ہوں کہ آپ استقامت کے حصول کے لئے مجاہدہ کریں اور ریاضت سے اسے پائیں کیونکہ وہ انسان کو ایسی حالت پر پہنچا دیتی ہے جہاں اس کی دعا قبولیت کا شرف حاصل کرتی ہے ۔ اس وقت بہت سے لوگ دنیا میں موجود ہیں جو عدم قبولیتِ دعا کے شاکی ہیں، لیکن میں کہتا ہوں کہ افسوس تو یہ ہے کہ جب تک وہ استقامت پیدا نہ کریں دعا کی قبولیت کی لذت کو کیونکر پا سکیں گے ۔ قبولیتِ دعا کے نشان ہم اسی دنیا میں پاتے ہیں ۔ استقامت کے بعد انسانی دل پر ایک برودت اور سکینت کے آثار پائے جاتے ہیں ۔ کسی قسم کی بظاہر ناکامی اور نامرادی پر بھی دل نہیں جلتا ۔ لیکن دعا کی حقیقت سے ناواقف رہنے کی صورت میں ذرا ذرا سی نامرادی بھی آتشِ جہنم کی ایک لپٹ ہو کر دل پر مستولی ہو جاتی ہے اور گھبرا گھبرا کر بے قرار کئے دیتی ہے ۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۷، ۳۸)

نتیجہ مقابلہ بین الاضلاع مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان ۹۲-۱۹۹۱ء

امسال ۹۱-۱۹۹۰ء میں کارکردگی کے لحاظ سے مقابلہ بین الاضلاع میں حسب ذیل تفصیل سے اضلاع نے امتیاز حاصل کیا ہے ۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز سب اضلاع کے لئے مبارک فرمائے ۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

۱۔ اوّل	ضلع لاہور
۲۔ دوئم	" کراچی
۳۔ سوئم	" جھنگ
۴۔ چہارم	" ملتان
۵۔ پنجم	" خانیوال
۶۔ ششم	" میرپور A-K
۷۔ ہفتم	" جہلم
۸۔ ہشتم	" چکوال
۹۔ نہم	" مظفرگڑھ
۱۰۔ دہم	" سکھر و جیکب آباد

درخواست دعا

○ مکرم عباد اللہ گیانی صاحب سابق مینجر الفضل کی صحت زیادہ خراب ہوگئی ہے امریکہ میں ساؤتھ میامی ہسپتال میں داخل ہیں ۔ احباب سے ان کی صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔

○ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل لکھتے ہیں کہ "خاکسار کی اہلیہ ابھی تک فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں ۔ ۱۸، اکتوبر کو جو فالج کا دوبارہ حملہ ہوا تھا اس کے بعد پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحت میں ترقی ہو رہی ہے ۔ جملہ قارئین کرام سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے اللہ تعالیٰ مریضہ کو جلد کامل صحت سے نوازے ۔

چھوٹے چھوٹے گناہ سے بھی بچنے کی کوشش کریں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے

باہمی مودت اور اخوت اور پیار کو قائم رکھنے کے لئے چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال رکھنا بڑا ضروری ہے ۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر بعض احمدی جھگڑتے ہیں اور اتنی ذہنی کوفت اٹھانی پڑتی ہے مجھے اور دوسرے ذمہ دار آدمیوں کو کہ آپ اس کا اندازہ نہیں کر سکتے ۔ ہمیں کوفت پہنچا کر بھی گنہگار بنتے ہیں اور ویسے بھی اللہ تعالیٰ کے احکام کو نظر انداز کرتے ہوئے آپ گناہ کیوں سہیڑتے ہیں ؟؟؟ اگر ان باتوں کا خیال رکھیں تو آپ کو کوئی نقصان نہیں لیکن آپ کا فائدہ بڑا ہے، آپ کو ثواب بڑا ہے تو ہر قسم کی لڑائی جھگڑے سے بچنا نہایت ضروری ہے ۔ ان دنوں میں غیر تربیت یافتہ آدمی بھی آتے ہیں ۔ نیز ہزاروں کی تعداد میں ایسے احباب آتے ہیں جن کا جماعت سے ابھی تعلق قائم نہیں ہوا ۔ اپنی عدم تربیت کے ساتھ وہ یہاں آتے ہیں ۔ آپ نے خود ثواب کمانا ہے اور ان لوگوں کے لئے ایک نیک نمونہ پیش کرنا ہے تاکہ وہ سمجھیں کہ واقعہ میں دنیا میں ایک مقام ہے ... جہاں کوئی لڑائی جھگڑا نہیں ہے ۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے ۔ ہر شخص دوسرے کا خیال رکھنے والا ۔ دوسرے کی خاطر تکلیف برداشت کرنے والا اور ہر قسم کے جلال سے بچنے والا ہے ۔ اور چوتھی ذمہ داری جو ان دنوں جماعت پر عائد ہوتی ہے وہ فسق سے بچنے کی ہے صرف کبیرہ گناہ کو ہی فسق نہیں کہتے بلکہ کبیرہ اور صغیرہ چھوٹے اور بڑے ہر دو گناہ کے لئے یہ لفظ بولا جاتا ہے تو چھوٹے سے چھوٹے گناہ سے بھی بچنا اس اجتماع پر ضروری ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ انعام حاصل کر سکیں ۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے (بے شک وہ نافرمان قوم کو ہدایت نہیں دیتا) وہ لوگ جو ان احکام میں سے جو ہمیں نے قرآن کریم اور (دین حق کی) تعلیم میں ان پر نازل کئے ہیں ۔ چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال نہیں رکھیں گے وہ ان انعامات کے وارث نہیں ہوں گے جو کامل طور پر ہدایت یافتہ لوگوں کو ملتے ہیں ۔ لا یھدی میں یہ بتایا ہے کہ ان کا انجام اس طرح بخیر نہیں ہوگا جس طرح ہدایت یافتہ کا انجام بخیر ہوا کرتا ہے ۔ اگر ہم بہترین انعامات کا وارث ہونا چاہتے ہیں ۔ اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ ہمیں ہدایت یافتہ پائے اور ہمارے گناہوں پر اپنی مغفرت کی چادر ڈال دے تو ہمارے لئے ضروری ہے کہ جہاں تک ہماری طاقت اور استعداد میں ہو چھوٹے چھوٹے گناہ سے بھی بچنے کی کوشش کریں ۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ اجنوری ۱۹۶۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۷ نبوت ۱۳۷۰ ہش ۱۷ اکتوبر ۱۹۹۱ء

نظام کی اہمیت

نظام کی اہمیت کو تو سب لوگ جانتے ہیں اور مانتے ہیں کہ ترقی نظام ہی سے ہوسکتی ہے۔ اور کہ نظام جتنا اچھا ہوگا یا یوں کہئے کہ نظام جتنا مربوط ہوگا اتنا ہی مفید ثابت ہوگا۔ دُنیا میں جس جس معاشرہ نے ترقی کی ہے یا جس جس جماعت نے قدم آگے بڑھایا ہے اس نے بہت حد تک نظام ہی کے بل بوتے پر ایسا کیا ہے اور جب کسی گروہ کا زوال شروع ہوا ہے تو اس کی ظاہر و باہر وجہ یہی تھی کہ اس کا نظام بوسیدہ ہوگیا یا مربوط نہ رہا۔

لیکن نظام ہے کیا اور اسے برقرار کس طرح رکھا جائے۔ یہ بات بہت سے لوگوں کی سمجھ سے بالا ہے۔ اور بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں جو اسے سمجھتے تو ہیں لیکن جب اس کی عملی صورت سے انہیں واسطہ پڑتا ہے تو وہ ڈگمگا جاتے ہیں اور ایسی بات کر بیٹھتے ہیں جو نظام کے متعلق ان کے خیالات سے متصادم ہوتی ہے اور یہی بات ان سے غلط کام کروا دیتی ہے۔ اس وقت وہ اپنے آپ کو ٹھیک سمجھتے ہیں اور یا تو نظام کو غلط سمجھتے ہیں یا نظام کی کارروائی کو۔

نظام کے متعلق سب سے اہم بات سمجھنے والی یہ ہے کہ نظام کی کڑیاں ہوتی ہیں۔ اگرچہ کوئی کڑی اُوپر ہوتی ہے اور کوئی نیچے۔ یا یوں کہہ لیجئے کہ کوئی کڑی مضبوط نظر آتی ہے اور کوئی کمزور۔ لیکن نظام کی وجہ سے سب کڑیاں کڑیاں ہی ہوتی ہیں اور انفرادی طور پر بے شک ان میں سے کوئی مضبوط اور کوئی کمزور ہو۔ کوئی اُوپر اور کوئی نیچے ہو۔ لیکن اجتماعی طور پر سب کا زور ایک جیسا ہوتا ہے۔ بات کو پوری طرح سمجھنے کے لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر نظام کا سب سے بڑا افسر، سب سے بالا کڑی سب سے چھوٹے افسر کو کوئی پیغام دے کر بھیجے یا اس کے ذمہ کوئی فریضہ لگائے تو اس نظام سے تعلق رکھنے والوں کو اپنے سامنے وہ چھوٹا افسر نہیں بلکہ بڑا افسر ہی نظر آنا چاہیئے۔ انہیں یہ اُمید نہیں رکھنی چاہیئے کہ پیغام بڑے کا ہے تو بڑا خود آئے۔ یا فریضہ بڑے نے سپرد کیا ہے تو ہمارے ساتھ اس کو خود رابطہ کرنا چاہیئے۔ اگر کوئی ایسا سمجھے تو وہ اس بڑے افسر کی مخالفت کرنے یا اس کی نافرمانی کرنے والا سمجھا جائے گا اور اس طرح نظام کو درہم برہم کرنے کا باعث ہوگا اور اس طرح فتنہ پیدا ہوگا۔ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: "خدا تعالیٰ نے بہت گہرا راز فتنوں کا ہمیں سمجھا دیا کہ جب ابلیس نے اباء سے کام لیا تو اس کا اباء، اس کا انکار دراصل اس کی انانیت کی گود میں پلا تھا۔ اس نے اپنے آپ کو بڑا سمجھا مگر خدا سے نہیں، خدا کے مقرر کردہ امیر سے بڑا سمجھا۔ اس نے اپنے آپ کو بہتر سمجھا۔" اس سے فتنہ کا دروازہ کھلتا ہے۔ اور نظام غیر مربوط ہونے لگتا ہے۔

شہ رگ تو مرے دل سے بہت دُور ہے مولا
تُو اور قریب، اور قریب، اور قریب آ
بیتاب ہے، بے چین ہے، بیکل ہے مری رُوح
ہے قرب ترا، ہجر کے ماروں کا مداوا

ابوالاقبال

روشن ہے ہر اک صُبح، تو اُجلی ہے ہر اک شام
اب میرے در و بام کی زینت ہے ترا نام

پھولوں کی چمک ہے مرے الفاظ کا غازہ
مہکے ہوئے گلشن کی ہَوا ہے مری ہمنام

چلتی ہے مری آہ تبسّم کے جِلو میں
اور ان کے تبسّم میں ہیں آلام ہی آلام

اے گردشِ افلاک تری ہمسفری میں
مَیں ہمّت و جرأت سے کئے جاتا ہوں اقدام

اشکوں کے ستاروں سے سجا کر شبِ فرقت
دے دو گے ستم کو بھی تم اچّھا سا کوئی نام

جو دُور سے آئی ہوئی باتوں کو نہ سمجھا
قربت بھی نہ دے پائے گی اس کو کوئی پیغام

مَیں نے تو جو کہنا تھا کہا اور کہا خُوب
تم دیکھو کہ لگ جائے نہ تم پر کوئی الزام

ہے تیری محبت کا تقاضا، سرِ محفل
مَیں دار و رسن کو بھی سمجھتا رہوں انعام

شائد کہ بدل جائے لُغت ہی مری خاطر
دُکھ درد کو سب لوگ کہیں راحت و آرام

وہ خوف زدہ ہے کہ مَیں رُسوا ہی نہ کر دوں
میری یہ تمنّا کہ کرے وہ مجھے بدنام

تم اپنی سُناؤ کہ نسیم اس نے کہا کیا
اوروں کا تو کہنا ہے کہ وہ ٹوٹے ہیں ناکام

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقعاتِ عالم

مکرم شیخ عبد القادر صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

اہل طائف کے سردار عبد یالیل نے تمام قوم کی طرف سے مدینہ میں آکر اسلام قبول کیا تھا۔ اسی سال بنی تمیم کا وفد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے جو معیار صداقت آپکی خدمت میں پیش کیا وہ بھی اپنے رنگ میں ایک نرالا ہے انہوں نے اپنے خطیب اور شاعروں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خطیب اور شاعر کے مقابلہ میں پیش کیا۔ اور جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خطیب اور شاعر نے نہایت سادہ مگر پراثر پیرایہ میں توحید الٰہی اور تبلیغ اسلام کا مضمون ادا کیا تو بنی تمیم پر اس کا بہت اثر ہوا۔ اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ انہی ایام میں کعب بن زبیر جو عرب کا مشہور شاعر تھا اور ہمیشہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی مخالفت میں شعر کہہ کر لوگوں کو اشتعال دلایا کرتا تھا۔ لیکر حاضر ہوا اور اسلام قبول کیا۔ یہ وہی قصیدہ ہے۔ جو بانت صاد کے نام سے مشہور ہے۔ اس سال یمن، مہرہ، عمان، بحرین اور یمامہ کے بہت سے رؤساء نے بذریعہ خطوط یا وفد بھیج کر اسلام قبول کر لیا۔ مہرہ اور یمن کے عیسائی بھی اسی سال مسلمان ہوئے۔ بحرین کے سردار منذر کے پاس آپ نے ایک مبلغ بھیجا جس کے پہنچنے پر منذر نے فوراً اسلام قبول کر لیا۔

اسی سال یمامہ سے بنو حنیفہ کا ایک وفد آیا جس میں مسیلمہ کذاب بھی شامل تھا۔ صحیح بخاری میں حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ مسیلمہ کذاب آیا اور کہنے لگا کہ اگر محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اپنے بعد مجھے خلیفہ بنانا منظور کر لیں تو میں ان کی بیعت کر لیتا ہوں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور آپؐ کے ساتھ ثابت بن قیس بھی تھا۔ آپؐ نے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اگر تو کھجور کی یہ شاخ جو اس وقت میرے ہاتھ میں ہے مجھ سے طلب کرے تو میں تجھے یہ بھی نہیں دونگا۔ کیونکہ میں تیری نسبت جو کچھ دیکھ چکا ہوں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تیرا انجام اچھا نہیں۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی شرح حضرت ابوہریرہؓ نے مجھے بتائی کہ آپؐ نے دیکھا تھا کہ میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن ہیں جو مجھے برے معلوم ہوتے ہیں پھر خواب میں مجھے وحی ہوئی کہ ان پر پھونک مارو جب میں نے پھونک ماری تو وہ دونوں اڑ گئے۔ اس سے مراد دو کذاب ہیں جو میرے بعد زور پکڑیں گے۔ ایک اسود عنسی صنعا اور دوسرا مسیلمہ کذاب یمامہ کا۔

اسی سال نجران کے عیسائیوں کا ایک وفد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس میں ۷۰ کے قریب آدمی تھے۔ حسب معمول اس وفد کے ساتھ بھی آپؐ بہت عزت سے پیش آئے بلکہ اسے مسجد نبوی میں اتارا اور جب بحث کرتے کرتے اتوار کا دن درمیان میں آگیا تو آپؐ نے مسجد میں ہی انہیں عبادت کرنے کی اجازت دے دی۔ آخر جب انہوں نے واضح دلائل کو نہ مانا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں بموجب حکم الٰہی مباہلے کے لئے بلایا مگر وہ ڈر گئے۔ اور صرف معاہدہ کر کے واپس چلے گئے۔

دسویں سال یمن کے بعض قبائل نے اسلام قبول کیا اور پھر تو سارا عرب ہی قریباً قریباً مسلمان ہو گیا۔

اسی دوران میں حج کا موسم آ گیا اس سال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خود حج کے لئے نکلے۔ روایت ہے کہ اس دفعہ ایک لاکھ چوبیس ہزار کا مجمع تھا۔ اور ان میں ایک بھی مشرک نہیں تھا۔ اللہ اللہ کیا عجیب نظارہ ہے۔ چند سال ہی قبل اس میدان میں آپؐ کی یہ حالت تھی کہ آپؐ کلمۃ الحق پہنچانے کے لئے لوگوں میں تن تنہا پھرتے تھے۔ اور کوئی آپؐ کی بات کی طرف کان نہیں دھرتا تھا۔ جس مجمع میں آپؐ جاتے تھے۔ لوگ آپؐ کو دل آزار کلمات کہہ کر واپس کر دیتے تھے جس کو نیکی کی ہدایت کرتے تھے وہ درشت الفاظ سے آپ کو خطاب کرتا تھا۔ مگر آج یہ حالت ہے کہ اتنا بڑا مجمع آپؐ کی غلامی کو اپنے لئے فخر محسوس کر رہا ہے۔

اس حج میں آپؐ نے اونٹنی پر سوار ہو کر ایک مشہور خطبہ پڑھا۔ اور اس کو لوگوں تک پہنچانے کا یہ انتظام تھا کہ تھوڑے تھوڑے فاصلے پر کچھ آدمی مقرر کر دیئے۔ جو آپؐ کی آواز کو دوسروں تک پہنچاتے تھے۔ آپؐ نے حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ اے لوگو! میری باتوں کو اچھی طرح سن لو کیونکہ میں نہیں جانتا کہ اس کے بعد بھی اس موقعہ پر میں تم سے مل سکوں گا یا نہیں۔

اے لوگو یاد رکھو کہ جیسا یہ دن اور یہ مہینہ حرمت والا ہے اسی طرح تمہارے جان و مال ایک دوسرے پر حرام ہیں۔ دیکھو امانتیں انکے مالکوں کے سپرد کرنی چاہئیں۔ اور یہ باتیں جو میں تمہیں کہہ رہا ہوں تم میں سے ہر ایک موجود شخص کا فرض ہے کہ وہ ان لوگوں تک پہنچا دے جو اس جگہ حاضر نہیں۔ یاد رکھو تم سے تمہارے اعمال کے متعلق سوال کیا جائیگا۔

آج سود کی رقوم ترک کی جاتی ہیں اور وہ تمام خون جو جاہلیت میں ہو چکے ان کا قصاص معاف کیا جاتا ہے۔

اے لوگو آج شیطان اس بات سے مایوس ہو گیا کہ پھر کبھی اس کی پرستش اس زمین میں کی جائے سوائے اس کے کہ چھوٹے چھوٹے امور میں اس کی اطاعت کی جائے گی۔

اے لوگو عورتوں کا تم پر حق ہے جیسا کہ تمہارا عورتوں پر حق ہے۔ وہ تمہارے ہاتھوں میں خدا تعالےٰ کی امانت ہیں۔ پس تم ان سے نیک سلوک کرو اور دیکھو غلاموں کا بھی خیال رکھو۔ وہ خوراک جو تم خود کھاتے ہو ان کو کھلاؤ اور وہ پوشاک جو تم خود پہنتے ہو ان کو پہناؤ۔

اے لوگو اچھی طرح سن لو کہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور تم سب ایک ہی سلسلۂ اخوت میں منسلک ہو۔ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ دوسرے کے مال میں بلا اجازت تصرف کرے۔

جب آپ خطبہ ارشاد فرما چکے تو بلند آواز سے فرمایا۔

"کیا میں نے احکام الٰہی تم کو پہنچا دیئے" سب نے یک زبان ہو کر جواب دیا۔ "ہاں بے شک آپؐ نے پیغام الٰہی ہم تک پہنچا دیا ہے"۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ اے خدا تو گواہ رہنا کہ میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا ہے۔

چونکہ آپ کو علم الٰہی کے ذریعے سے معلوم ہو چکا تھا کہ یہ حج آپؐ کا الوداعی ہے اس لئے آپؐ نے یہ کلمات اس طرح بیان فرمائے جس طرح گویا کہ لوگوں سے آپؐ رخصت ہو رہے ہیں اور انہیں الوداع کہہ رہے ہیں اور چونکہ فی الواقعہ بھی یہ آپؐ کا آخری حج تھا اس کا نام حجۃ الوداع مشہور ہو گیا۔ عرفہ کے روز جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مکہ ہی میں قیام پذیر تھے کہ آیت کہ "آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا۔ ہر نعمت کو تم پر پورا کر دیا" نازل ہوئی۔ عام صحابہؓ تو اس سے بہت خوش ہوئے۔ لیکن حضرت ابوبکرؓ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ کیونکہ آپکی نکتہ رس طبیعت فوراً اس نتیجہ پر پہنچ گئی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اب ہم سے جلد جدا ہونے والے ہیں۔ اسلئے کہ جب دین مکمل ہو گیا تو اب آپؐ زیادہ دیر تک ہم میں نہیں رہ سکتے۔

محرم گیارہ ہجری میں آپکو بخار آیا اور پھر روز بروز آپؐ کی بیماری میں اضافہ ہوتا گیا۔ درمیان میں ۲۶ صفر ۱۱ھ کو قدرے افاقہ ہوا تو آپؐ نے شام و فلسطین کی سرحدوں کی تشویشناک خبریں سن کر حضرت اسامہ بن زید کو سپہ سالار بنا کر روم کے ساتھ جنگ کی تیاری کا حکم دیا۔ ۲۸ صفر ۱۱ھ کو آپؐ کی بیماری زور پکڑ گئی مگر آپؐ نے اس بیماری کی حالت میں، حضرت اسامہ کو بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ پر افسر بنا کر فوج کو روانہ فرما دیا۔ اسامہ ابھی مدینہ سے ایک کوس ہی نکلے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حالت خراب ہو گئی اس پر آپؐ کی اجازت سے حضرت اسامہ وہیں ٹھہر گئے۔ جب آپؐ کی حالت زیادہ تشویشناک ہو گئی تو آپؐ نے دیگر ازواج مطہرات سے اجازت لے کر حضرت عائشہؓ کے کمرہ میں ہی قیام پسند فرمایا۔ سات آٹھ روز تک بیماری ہی کی حالت میں آپؐ نماز پڑھانے کے لئے مسجد تشریف لاتے رہے۔ مگر چونکہ کمزوری زیادہ ہو چکی تھی اس لئے گفتگو بہت کم فرمایا کرتے تھے۔ ایک

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک سعید احمد رشید۔ مربی سلسلہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی بے نظیر اطاعت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کا مقام نہایت بلند اور اعلیٰ وارفع ہے یہ خصوصیت صرف آنحضورؐ کے صحابہؓ کی ہے کہ ان کا ذکر قرآن کریم میں متعدد بار آتا ہے اور بڑے حسین پیرایہ میں قرآن کریم ان کی خصوصیات ان کے بلند مقام اور ان کی اعلیٰ صفات کا ذکر جو انہوں نے اپنے اندر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے نتیجہ میں پیدا کیا بڑے خوبصورت انداز میں کرتا ہے۔

سورۃ المومنون اور سورۃ الفرقان میں مومنوں اور عباد الرحمٰن کی جو عظیم صفات بیان ہوئی ہیں وہ دراصل صحابہؓ کی ہی صفات ہیں جن کو پیش کر کے اللہ تعالیٰ کفار مکہ کو ملزم ٹھہراتا ہے نہ صرف کفار مکہ بلکہ ہر زمانہ کے منکرین پر اتمام حجت کرتا ہے کہ یہ عظیم الشان نبی کہ جس کی قوت قدسیہ اور اطاعت واتباع کے نتیجہ ایسے وجود تیار ہوتے ہیں جن کے اندر ایسی پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے کہ وہ خدانما وجود بن جاتے ہیں۔ قبل اس کے وہ حیوانوں سے بھی بدتر زندگی بسر کر رہے ہوتے ہیں ان کو عباد الرحمٰن کا لقب عطا ہوتا ہے اور (خدا ان سے راضی ہو گیا اور وہ خدا سے راضی ہو گئے) کا آسمانی سرٹیفکیٹ انہیں دیا جاتا ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اگر کسی نے دیکھنی ہے تو اس کا ایک معیار یہ بھی ہے کہ وہ اس کے متبعین اور اس پر ایمان لانے والوں کی دونوں حالتوں کا جائزہ لے اور موازنہ کرے کہ ایمان لانے سے پہلے وہ کس قسم کے انسان تھے اور ایمان لانے کے بعد ان کے اندر کیا انقلاب برپا ہوا ہے اور کیا نمایاں اور پاک تبدیلی ہے جو ان کے اندر رونما ہوتی ہے اور یہ معیار ہر اس وجود کے لئے ہے جو خدا کی طرف سے آنے کا دعویٰ کرتا ہے کہ خدا نے مجھے دنیا کی اصلاح اور ہدایت کے لئے بھیجا ہے۔

الغرض جب ہم صحابہؓ کا تذکرہ کرتے ہیں اور ان کی خصوصیات و اعلیٰ صفات کا ذکر کرتے ہیں تو معاً پیارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بلند مقام بھی یاد آتا ہے کہ آپ کس قدر عظیم رسول تھے اور آپ کی قوت قدسیہ کس قدر بے نظیر تھی۔ کہ جس کے نتیجہ میں ایسے پاک وجود دنیا میں پیدا ہوئے اور ایک عظیم روحانی انقلاب آسمان کی آنکھ نے دیکھا اور دنیا میں منصہ شہود میں آیا کہ اس سے قبل کبھی چشم فلک نے نہ دیکھا تھا۔ اور نہ دنیا میں ظہور پذیر ہوا تھا

صحابہؓ کی بے نظیر اطاعت

اطاعت ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو فرشتوں سے بھی آگے لے جاتی ہے اس اطاعت کی صفت نے ہی ان کے اندر عظیم الشان روحانی انقلاب پیدا کیا تھا۔ اگر یہ صفت دنیا میں پیدا ہو جاتی تو ہر جگہ ہمیں فرشتے ہی فرشتے نظر آئیں۔ ابلیس کا نام و نشان تک مٹ جائے۔ عدم اطاعت کی وجہ سے ہی دنیا میں ابلیس کا وجود رونما ہوا۔ الغرض صحابہؓ میں اطاعت کا بے نظیر نمونہ پایا جاتا تھا۔

جنگ حنین کے موقعہ پر رسول کریمؐ پر ایک وقت ایسا آیا کہ آپ کے گرد صرف بارہ اصحابؓ رہ گئے۔ لشکر میں بھگدڑ مچ گئی۔ کفار کا لشکر آپ کے دائیں بائیں پہاڑیوں پر چڑھا تیر برسا رہا تھا۔ اور آپ بھی مسلسل آگے بڑھ رہے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے گھبرا کر آپ کی سواری کی لگام پکڑی اور مشورہ دیا کہ آگے نہ بڑھیں۔ جب لشکر اسلام جمع ہو جائے گا تو پھر آگے بڑھیں گے مگر آپ نے بڑے جوش سے فرمایا کہ سواری کی باگیں چھوڑ دو۔ اور پھر ایڑ لگا کر آگے بڑھے۔ آپؐ کی نظر حضرت عباسؓ پر پڑی جن کی آواز اونچی تھی۔ آپ نے انہیں بلایا اور فرمایا۔ بلند آواز سے پکارو کہ اے سورۃ بقرہ کے صحابیو! اے حدیبیہ کے دن درخت کے نیچے بیعت کرنے والو! خدا کا رسول تم کو بلاتا ہے۔

۲۔ اسی طرح شراب کی حرمت کا واقعہ ہے کہ ایک جگہ شراب کے مٹکے منگوائے ہوئے تھے۔ شراب کا دور چلنے والا تھا کہ ان کے کانوں میں منادی کی یہ آواز گونجی کہ آج سے شراب حرام کی جاتی ہے۔

کسی نے کہا کہ باہر جا کر پتہ تو کرو کہ کیا حقیقت ہے۔ دوسرے نے کہا جب ہمارے کانوں میں آنحضورؐ کا حکم پہنچ چکا ہے تو پھر پوچھنے کا کیا سوال۔ پہلے شراب کا مٹکا توڑوں گا اور پھر پوچھوں گا کہ کیا بات ہے۔

امریکہ جو بڑا مہذب کہلاتا ہے اور عرب کو وحشی قرار دیتا ہے وہ یہ قانون پاس کرتے ہیں کہ شراب بری چیز ہے۔ اس ملک کے سائنسدان شراب کو خطرناک قرار دیتے ہیں۔ اس ملک کے ڈاکٹر یہ فیصلہ سناتے ہیں کہ شراب نہایت بری چیز ہے مگر اس کے باوجود وہ مہذب اور تعلیمیافتہ شراب کو نہیں چھوڑ سکتے۔ بلکہ اس قانون کے بعد انہوں نے گندی شراب پینی شروع کر دی یہاں تک کہ میتھلیٹڈ سپرٹ پینی شروع کر دی اور جس کی وجہ سے اندھے بھی ہونے لگے اور ہوئے بھی مگر شراب ترک نہ کر سکے۔

یہ وہ اطاعت تھی جس کا مظاہرہ انہوں نے کیا۔ یہ وہ اخلاص تھا جس کا نمونہ انہوں نے دکھایا۔ یہ وہ جذبۂ فدائیت تھا جس کا اظہار انہوں نے کیا اور پھر جس طرح بھیڑ بکریوں کی طرح انہوں نے اپنے سروں کو اسلام کی راہ میں کٹوایا اور اس کے نقوش دل کی گہرائیوں پر اس طرح ثبت ہیں کہ قیامت تک آنے والی نسلیں ان کی شاندار قربانیوں اور اطاعت کے بے نظیر نمونوں کو کبھی فراموش نہیں کر سکتیں کہ کس طرح انہوں نے قربانیوں کی آگ میں اپنے آپ کو بلا دریغ جھونک دیا۔ اور خون کے دریا میں تیر کر اپنے رب کے قرب کو حاصل کر لیا۔

مبشر احمد ظفر

تضادِ فکر و عمل

تاریخ انسانیت نے کائنات کے افق پر ایسے سانحات بہت کم دیکھے ہوں گے کہ افلاک پر کمند ڈالنے کی ہر سعی زمین میں دھنس جانے پر منتج ہوئی ہو۔ کیا ہی عجیب تماشا ہے کہ بندوبست تو کیا جاتا ہے ہر سو ردائے نور بچھانے کا۔ لیکن نتیجہ نکلتا ہے نوعِ انسانی کے دبیز تاریکی میں گھر جانے کا۔ گذشتہ چودہ سال سے وطنِ عزیز میں یہی کچھ دیکھنے میں آرہا ہے۔ حزبِ اقتدار کی منصوبہ بندی تو یہ ہے کہ — مملکت عزیز کے تمام شعبے نظامِ مصطفےٰ، سے فیضیاب ہونے لگیں — تمام شہریوں کو ان کے تمام بنیادی حقوق حاصل ہو جائیں — یہ خطۂ ارض پاک امن کا گہوارہ اور اسلام کا مضبوط قلعہ بن جائے کیونکہ پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے کا مطلب ہی۔ یہی ہے کہ لا الٰہ الا اللہ۔ جس کے لئے صرف اعلانات و بیانات پر ہی اکتفاء نہیں کیا گیا۔ ان عظیم امنگوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اعلیٰ سطح پر انتظامات بھی کئے گئے — فوری اور سستے انصاف کے لئے شرعی عدالتیں قائم کی گئیں — اور ان کی باگ ڈور ماہرینِ قوانین اسلامیہ کے ہاتھوں میں دی گئی — سزاؤں کا نفاذ شریعت کے مطابق ہوا — شرعی عدالتوں کے ذریعہ کوڑوں کی سزا متعارف ہوئی۔ مجلسِ شوریٰ قائم ہوئی — اس کے تمام فیصلوں کو شورائیت کا رنگ دینے کی کوشش کی گئی — عشر و زکوٰۃ کی کٹوتی کے نظام سے اموال کی تطہیر کا بندوبست کیا گیا۔ عوام کالانعام کو نمازوں کا پابند بنانے کے لئے "ناظمین صلوٰۃ" کا تقرر عمل میں لایا گیا — سرکاری دفاتر میں باقاعدہ وقفہ برائے نماز ہونے لگا — اس پر مستزاد آئے دن منعقد ہونے والی "سیرۃ کانفرنسیں" نعتیہ مشاعرے اور نعت خوانی کے مقابلے یہاں تک کہ علماء کرام نے حکومت پر دباؤ ڈال کر "شریعت بل" بھی پاس کروالیا۔ خصوصی عدالتیں قائم ہوئیں اور مبصرین نے یہاں تک کہا کہ تکمیل نفاذِ شریعت "دراصل منظوری شریعت بل" میں مضمر ہے۔ وغیرہ وغیرہ

نتیجہ یہ نکلا

اس ساری جدوجہد کا نتیجہ تو یہ نکلنا چاہیئے تھا کہ ہر فرد کو پُرامن، سکون بخش اور راحت افزاء زندگی نصیب ہو جاتی اہل وطن کے ہر طبقہ کو اس کے جائز بنیادی حقوق ملنے لگتے اور تمام شہری باعمل اور سچے خدا پرست انسان بن جاتے۔

لیکن نتیجہ یہ نکلا کہ

★ قتل و غارت گری اور انسانیت سوز مظالم عام ہو گئے۔

★ عصمت دری۔ آبروریزی اور اخلاق باختگی کی وارداتیں دس فی صد ہو گئیں۔

★ ڈاکہ زنی۔ اغوا برائے تاوان چھینا جھپٹی لوٹ کھسوٹ روز کا معمول بن گئے۔

★ انسانیت۔ شرافت اور دینداری علماء سوء کے ہاتھوں میں بے بس ہو کر رہ گئی اور فریب دہی و مکاری ہماری قومی زندگی کا اوڑھنا بچھونا بن گئی۔

آس تو لگائی گئی تھی پُرامن و سکون بخش معاشرہ کی — مگر یہ ساری جدوجہد منتج ہوئی ہیروئن اور کلاشنکوف کلچر پر۔

جبکہ قانونِ قدرت تو یہی سنا تھا کہ — کاٹنے کو وہی ملتا ہے جو بویا جاتا ہے۔

ع گندم از گندم بروید جو ز جو۔

آخر! ہمارے لئے یہ قانون کیوں تبدیل ہو گیا؟ کیا ہماری نیتیں نیک نہ تھیں؟ — کیا ہمارے ارادوں میں فتور تھا؟ کیا یہ سب چکنی چپڑی باتیں اور وعدے مظلوم و نادار طبقوں کے حقوق غصب کرنے کے لئے تھے؟ — کیا تعمیر و ترقی اور خوشحالی فارغ البالی کی ان سکیموں کے پس پردہ

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آدابِ حیات

راستے کے آداب

① راستے کے درمیان حلقہ باندھ کر کھڑے ہونا یا بیٹھنا آداب کے منافی ہے۔ اس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

② راستوں یا سرِراہ نشست گاہوں میں کوڑا کرکٹ نہ پھینکا جائے نہ ہی کوئی ایذاء دینے والی چیز پتھر یا اینٹیں وغیرہ پھینکے جائیں۔ بلکہ اگر کوئی کانٹا۔ ہڈی چھلکے یا کوئی تکلیف دہ چیز اور راستے میں رکاوٹ ڈالنے والی چیز پڑی ہو۔ اسے ہٹا دینا چاہیئے۔ کیونکہ یہ نیکی اور ثواب کا کام ہے۔ اور نفس کو دوزخ کی آگ سے بچانے کا ذریعہ۔

③ نشست گاہ اگر سرِراہ ہو تو مردوں کو چاہیئے کہ عورتوں کے گذرتے وقت وہ اپنی نگاہیں نیچی کر لیا کریں تاکہ دلوں کی پاکیزگی قائم رہے اور شیطان ان پر حملہ نہ کر سکے۔

④ دینی قانون نے عورت کو باہر نکلنے کی اجازت دی ہے لیکن اسے یہ ہدایت بھی کی ہے کہ جب وہ باہر نکلے تو پردہ میں نکلے۔ اور اپنی زینت کو غیر مردوں کے لیئے ظاہر نہ کرے۔ اور زینت کا اصل مقام عورت کا چہرہ ہوتا ہے۔ اس لیئے اسے چہرے کا پردہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ اور اپنی آنکھوں کو نیچی رکھنے کی تاکید کی گئی ہے۔ تاکہ برائی کا سدِّباب ہو سکے۔

⑤ عورتوں کو بازار یا مردوں کے اجتماعات میں سے گذرنے کا احتمال ہو تو وہاں انہیں خوشبو لگا کر نہیں جانا چاہیئے۔ گھروں میں عورتوں کے لیئے خوشبو کا استعمال کرنا پسندیدہ امر ہے۔

⑥ آنے جانے والے اگر سرِراہ بیٹھنے والوں کو سلام کریں تو انہیں لازم ہے کہ سلام کا جواب ضرور دیں۔

⑦ راستے میں ایک دوسرے کو سلام کرنا چاہیئے۔ خواہ آپس میں پہچان بھی نہ ہو۔

⑧ سوار کو پیدل چلنے والے شخص کو اور پیدل چلنے والے شخص کو بیٹھے ہوئے شخص کو سلام کرنے میں پہل کرنی چاہیئے۔

⑨ دین ہر حالت میں عبادات بجا لانے کا حکم دیتا ہے۔ راستے میں اگر بلندی یا پستی آئے تو بھی آہستہ آواز کے ساتھ تحمید کرنی چاہیئے

⑩ راستے میں اگر کسی کو سواری کی ضرورت ہو تو اس کی مدد کرنی چاہیئے۔

⑪ راستہ پوچھنے والوں کو راستہ بتانا بھی نیکی ہے۔

⑫ بازار یا راستہ میں چلتے پھرتے کوئی چیز نہیں کھانی چاہیئے۔

⑬ راستوں اور سایہ دار درختوں کے نیچے بول و براز نہیں کرنا چاہیئے۔ تاکہ مسافر کو تکلیف نہ ہو۔

⑭ راستہ میں کوئی ہتھیار کھلے طور پر لے کر نہیں گذرنا چاہیئے تاکہ راہ گیر کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔

⑮ اگر راہ چلنے والوں میں کوئی اعتراض کی بات دیکھیں تو پیار اور نرمی سے انہیں منع کریں کیونکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ایمان لانے والوں کا شیوہ ہے۔

راستہ کے کناروں پر بیٹھے ہوئے لوگوں پر لازم ہے کہ وہ اپنی مجلس میں کوئی ناشائستہ کلام نہ کریں بلکہ ایسی گفتگو کریں جس سے دل نیکی کے کاموں کی طرف راغب ہوں۔ اور آنے والے وہاں سے کچھ حاصل کر کے ہی جائیں نہ کہ گنوا کر۔ پس ان مجلسوں میں بھی نیکی اور ذکرِ الٰہی کی باتیں کرنی چاہئیں تاکہ ملائکہ اس مجلس کو ڈھانک لیں اور خدا تعالےٰ کی رحمت ان پر نازل ہو۔

گفتگو کے آداب

① اگر کوئی بات کہو تو ہمیشہ سچ بات کہو۔ پیچ دار بات نہ کرو۔ توحید کے بعد سب سے بڑی نیکی سچ اختیار کرنا ہے۔

② گفتگو عام فہم اور وضاحت سے کرنی چاہیئے۔

③ پاکیزہ گفتگو کرنی چاہیئے۔

④ تکلّف اور تصنع کے بغیر گفتگو کرنی چاہیئے۔ اور نہ ہی زبان کو موڑ کر گفتگو کرنی چاہیئے۔

⑤ گفتگو میں مبالغہ سے کام نہیں لینا چاہیئے۔

⑥ بے ہودہ اور فحش کلامی نہیں کرنی چاہیئے۔

⑦ زبان کا سارے اخلاق پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ اس لیئے واجب ہے کہ سخت زبانی نہ کریں۔ برے نام سے نہ پکاریں اور نہ ہی کسی کو گالی گلوچ دیں کیونکہ یہ وہ بدخلقی ہے جو انسان کے ایمان کو غارت کر دیتی ہے۔

⑧ ہمارا فرض ہے کہ اپنے بھائی کی پردہ پوشی کریں اس لیئے گفتگو میں غیبت جیسی گھناؤنی برائی کرنے سے بچا جائے۔

⑨ گفتگو کے دوران کسی کی حقارت کے ساتھ ہنسی نہ اڑائی جائے۔

⑩ گفتگو میں اگر کبھی مزاح کا رنگ بھی ہو تو کوئی حرج نہیں لیکن ایسا مزاح نہ کیا جائے جو گھٹیا ہو اور دوسرے کی دلشکنی کا باعث بنے۔

⑪ بہت زیادہ کلام نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ کثرتِ کلام سے بسا اوقات لوگوں میں فساد پھیلنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

⑫ بات مختصر اور موقع محل کے مطابق کرنی چاہیئے۔

⑬ سوچ سمجھ اور عقل کے ساتھ گفتگو کرنی چاہیئے۔ بات کرتے وقت مزاح شناسی کر لینی چاہیئے خوامخواہ ایسی بات نہیں کرنی چاہیئے جسے سن کر دوسرا مشتعل ہو جائے۔

⑭ ایسے طریق سے کلام کرنا چاہیئے جو مخاطب کے فہم کے مطابق ہو۔ جس سے وہ بات کو اچھی طرح سمجھ سکے اور اسکی غلط فہمی دور ہو جائے۔

⑮ غصے اور جوش میں آکر تیزی سے اور جلد جلد بات نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ تحمّل کے ساتھ گفتگو کرنی چاہیئے کیونکہ بے جا غصہ میں کہی گئی بات اپنا اثر کھو بیٹھتی ہے۔ غصہ کو قابو میں رکھ کر باتیں کرنا حوصلہ مندی اور مردانگی کا ثبوت ہے۔

⑯ اگر موقعہ نہ ہو یا کہنے کو اچھی بات نہ ہو تو خاموش رہنا چاہیئے۔

⑰ سنی سنائی بات کو آگے نہیں پھیلانا چاہیئے افواہیں پھیلانے سے معاشرہ کی سالمیت اور امن کو نقصان پہنچتا ہے۔

⑱ مذاق میں بھی جھوٹ نہیں بولنا چاہیئے اور جھوٹ کو سچائی کے رنگ میں بھی پیش نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ جھوٹ ایک زہر ہے جس سے انسان ہلاک ہو جاتا ہے اگر انسان ہنسی مذاق میں بھی جھوٹ کی عادت ڈال لے تو پھر وہ سنجیدہ جھوٹ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

⑲ جھوٹی گواہی کبھی نہیں دینی چاہیئے خواہ وہ اپنے ماں باپ حقیقی بھائی یا رشتہ دار کے متعلق ہو کیونکہ جس شخص کو جھوٹی گواہی کا ایک بار تجربہ ہو جائے تو پھر اس کی گواہی قابل قبول نہیں ہوتی۔

(۲۰) بات بات میں قسم نہیں کھانی چاہیئے بعض لوگوں کو عادتاً باللہ واللہ کہنے کی عادت ہوتی ہے۔

(۲۱) غیر اللہ کی اور ناحق قسم کبھی نہیں کھانی چاہیئے

(۲۲) یہ بہت بری خصلت ہے کہ انسان جس کے پاس جائے اس کی بات کرے یہ منافقت ہے۔ اِدھر کی بات سن کر اُدھر اور اُدھر کی بات سن کر اِدھر نہیں بتانی چاہیئے۔

(۲۳) کسی کی تعریف کرتے ہوئے مبالغہ اختیار نہ کیا جائے ایسی مدح مکروہ ہے۔

(۲۴) گفتگو کے دوران دینی شعار کو اپنانا چاہیئے۔

باقی صفحہ ۶ پر

بقیہ صفحہ ۲ سے آگے

مفاد پروری۔ اقربا پروری اور ہوس جاہ کار فرما تھی؟ ــ اے ابناءِ وطن! کیا کبھی آپ نے اس جہت سے بھی غور فرمایا ہے کہ آخر ہماری گنگا اُلٹی کیوں بہنے لگی ہے؟ کہیں یہ مکافاتِ عمل تو نہیں؟ ــ کہیں ایسا تو نہیں کہ آج جو ناانصافیاں احساس عدم تحفظ اور بدامنی ہماری داخلی زندگی کا امتیاز بن گئی ہیں۔ یہ سب اُن چیرہ دستیوں اور ناانصافیوں کا نتیجہ ہوں جو ہم نے اپنے ہی ملک کے کسی طبقہ سے روا رکھیں۔ اسے آزادیٔ ضمیر و ذہن سے محروم کیا۔ اس کی عبادات و معتقدات پر پابندی لگائی۔ ورنہ خدا تو کسی کی نیکیوں کا اجر دینے میں کبھی بخل سے کام نہیں لیتا۔" البتہ اس کی گرفت بہت شدید ہے وہ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والوں کو کبھی معاف نہیں کرتا۔ خواہ انہوں نے فریب دہی کے لیئے اللہ اور رسول ﷺ کے نام ہی کیوں نہ رٹ رکھے ہوں۔ صاحبانِ نظر کا کہنا یہی ہے کہ ــ جو کہ ــ ع

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی ــ کی کیفیت پیدا ہوئی ہے یہ نتیجہ ہے اس تضاد کا جو ہمارے فکر و عمل کا نمایاں امتیاز بن چکا ہے ــ ہم انصاف کے نام پر بے انصافی ــ دینداری کے نام پر بے دینی تحفظ جان و مال کی آڑ میں عدم تحفظ جان و مال کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔ جس کے باعث رحمتِ ایزدی نے بھی ہم سے آنکھیں پھیر لی ہیں اور ہم ایک ایسی مایوس کن فضا میں گھر گئے ہیں۔ کہ ہمیں کچھ سجھائی نہیں دیتا اور آج ہر ذی شعور مالک الملک کے حضور فریاد کناں ہے۔

(ہفت روزہ "لاہور" کے شکریہ کیساتھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید ظہور احمد شاہ

گندم کی کاشت

گندم کی کاشت

زمین کی قسم کوئی بھی ہو اس سے گندم کی بہتر پیداوار حاصل کرنے کیلئے مندرجہ ذیل امور خاص طور پر توجہ طلب ہیں۔

۱۔ زمین کی بہتر تیاری مثلاً کپاس کماد یا چاول کی فصل کے بعد روٹا ویٹر چلا کر زمین کو بھربھرا کرنا اور ڈھیلوں کو ختم کرنا۔

۲۔ گہرا ہل چلا کر زمین کو نرم کرنا تاکہ فصل کی جڑیں گہری جا سکیں اور ہوا اور پانی کا گذر بہتر طریق سے ہو سکے۔

۳۔ حالات کے مطابق گوبر کی کھاد یا سبز کھاد کا استعمال۔

۴۔ کھادوں کا مناسب اور متناسب مقدار میں صحیح وقت پر استعمال۔

۵۔ کلراٹھی زمینوں میں گندم کی کاشت سے پہلے نمکیات کو مناسب حد تک نیچے لانا۔

۶۔ موسم کے لحاظ سے مناسب اقسام کی کاشت اور شرح بیج کا خیال رکھنا۔

۷۔ فصل کو جڑی بوٹیوں سے پاک رکھنا۔

۸۔ گوبھ اور دودھیا پن کی حالت میں آبپاشی علاقوں میں آب پاشی کا خاص خیال رکھیں۔

(زراعت نامہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۹۰ء)

مونجی کے وڈھ میں گندم کی کاشت

ہمارے ملک کی اوسط فی ایکڑ پیداوار دوسرے کئی ممالک سے کم ہے۔ فی ایکڑ اوسط پیداوار میں کمی کی وجوہات میں کاشت میں دیری بیج کی کم مقدار کا استعمال فی ایکڑ، خالص و بیماریوں سے پاک بیج کی عدم دستیابی، کھادوں کا غیر مناسب وقت پر اور کم مقدار میں استعمال پانی کا نازک ضروری اوقات میں نہ لگانا اور دھان اور کپاس کے وڈھ میں زمین کی مناسب تیاری نہ کی جانا ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق دھان کے وڈھ میں کاشتہ گندم کی فی ایکڑ پیداوار ۵۰ فی صد کم ہوتی ہے۔ آخر وہ کیا وجوہات ہیں جن کی وجہ سے دھان کے کھیتوں میں کاشتہ گندم کی فی ایکڑ پیداوار کم ہوتی ہے؟ اور کیا حکمت عملی اختیار کی جائے کہ ہم مونجی کے وڈھ میں کاشتہ گندم سے زیادہ فی ایکڑ پیداوار حاصل کر سکیں۔

مونجی کے وڈھ میں گندم کی کم پیداوار کی وجوہات

۱۔ مونجی کے کھیتوں کی زمین سخت ہو جاتی ہے۔ مگر گندم کو بھرپور پیداوار حاصل کرنے کے لئے بھربھری زمین کی ضرورت ہوتی ہے

۲۔ مونجی کے کھیتوں میں کرنڈ بن جاتا ہے جسکی وجہ سے پانی جڑوں سے نیچے نہیں جاتا اور پانی کی زیادتی کی وجہ سے پودوں کی نشوونما صحیح نہیں ہوتی۔

۳۔ ڈھیلوں کی وجہ سے زمین اچھی طرح اور بروقت تیار نہیں ہو سکتی۔ جسکی وجہ سے فی ایکڑ پیداوار کم ہوتی ہے۔

۴۔ مونجی کے وڈھ میں کم پیداوار کی بڑی وجہ کاشت میں تاخیر ہوتی ہے۔ اسلئے پوری پیداوار حاصل کرنے کیلئے کاشت جتنی جلد ممکن ہو کی جائے۔

مونجی کے وڈھ میں گندم کاشت کرنے کیلئے سفارشات

۱۔ مونجی کے ڈھیلوں کو تلف کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔ اس کے علاوہ زمین کو اچھی طرح تیار کیا جائے۔ جس کیلئے کھیتوں میں روٹا ویٹر، ڈسک ہیرو یا کلٹیویٹر چلایا جائے تاکہ مڈھ جڑوں سے اکھڑ جائیں۔ دھان کے ڈھیلوں کے ساتھ یوریا ڈالا جائے (نصف بوری فی ایکڑ) جس سے مڈھ گل سڑ جائیں گے۔ اور کھاد کا کام دیں گے۔

۲۔ دھان کی موٹی اقسام اری۔۶، کے ایس ۲۸۲ اور باسمتی اقسام میں باسمتی ۳۸۵ جلد تیار ہو جاتی ہیں۔ ان کھیتوں میں جلد گندم کاشت کی جائے۔ باسمتی ۳۸۵ کے بعد گندم کاشت کرنے سے گندم کی ۲۵ فی صدی پیداوار زیادہ ہوتی ہے۔

۳۔ زمین کی تیاری کے لئے وڈھ وتر کو استعمال کیا جائے جسکی وجہ سے وقت کی بچت ہو گی۔ اور گندم بروقت کاشت ہو سکے گی

۴۔ زمین کی تیاری کے دوران کھیت میں کھالی بنائی جائے۔ اور درمیان میں وٹ ڈالی جائے۔ کھیت کے ۴ حصے ہو جائیں گے۔ اس طرح پانی لگانا آسان ہو گا۔ اور ایک جیسا لگے گا۔

۵۔ اگر ان سب کوششوں کے باوجود گندم کی کاشت پچھیتی ہو جائے تو کھاد کی ساری مقدار ایک ہی مرتبہ ڈال دینا چاہیئے

امید ہے ان سفارشات پر عمل کرنے سے کاشتکار بھائی بہتر نتائج حاصل کر سکیں گے۔ اور فی ایکڑ زیادہ پیداوار بڑھا کر نہ صرف اپنی آمدنی میں اضافہ کریں گے بلکہ ملک کی بڑھتی ہوئی گندم کی ضروریات پوری کرنے کا بھی باعث بنیں گے۔

(زراعت نامہ یکم نومبر ۱۹۹۰ء)

زرعی زہروں اور دواؤں کا تجزیہ

آج کے دور میں فصلات کو بیماریوں سے بچانے کے لئے زہروں اور ادویات کا استعمال عام ہو گیا ہے لیکن افسوس کی بات ہے کہ ان ادویات میں ملاوٹ اور جعلی ادویات کی فراوانی سے نہ صرف کاشتکاروں کا از حد نقصان ہوتا ہے۔ بلکہ ملکی سطح پر بھی بہت بڑے المیہ کا باعث بن سکتا ہے۔ اس مسئلہ کے حل کے لئے حکومت پنجاب نے پیسٹ وارننگ اینڈ کوالٹی کنٹرول قائم کیا ہے۔ جس کے تحت تین تجربہ گاہیں قائم کی گئی ہیں۔ جو فیصل آباد، ملتان اور لاہور میں کام کر رہی ہیں یہ تجربہ گاہیں مارکیٹ میں فروخت ہونے والی ہر زہر اور دوائی کا مکمل تجزیہ کر کے نمونہ بھیجنے والے کو اس کے نتیجہ کی رپورٹ بھیجتی ہیں۔

کاشت کار بھائیوں کو چاہیے کہ زہروں کے استعمال سے پہلے ان کا تجزیہ ضرور کروائیں اور اس طرح وہ بہت تھوڑے خرچ سے ایک بہت بڑے ممکنہ نقصان سے بچ سکتے ہیں۔ زہروں اور دیگر زرعی ادویات کا نمونہ برائے تحقیق بھیجنے کے لئے مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

۱۔ زہر کا نمونہ کسی سرکاری افسر سے سیل بند کروا کر لانا چاہیئے۔

۲۔ زہر کا نمونہ صاف ستھری بوتل میں ہونا چاہیئے۔

۳۔ زہر کا نمونہ کسی دوسری زہر کی بوتل میں نہ بھیجیں

۴۔ زہر کی مقدار کم از کم ۳۰۰ ملی لیٹر مائع یا ۳۰۰ گرام ٹھوس ہونی چاہیئے

۵۔ بوتل پر لیبل لگائیں۔ اور مندرجہ ذیل کوائف درج کریں۔

(i) دوا کا نام۔

(ii) دوا کا بیچ نمبر اور رجسٹرڈ نمبر۔

(iii) نمونہ لینے کی تاریخ

(iv) جگہ یا مقام کا پتہ جہاں سے نمونہ لیا گیا ہو۔

(v) تجزیہ کروانے کا مقصد

(vi) زہر تجزیہ کروانے والے کا نام بمعہ پتہ۔

کاشتکار بھائیوں کو چاہیے کہ اگر زہر یا دوائی کے متعلق انہیں کسی قسم کا شبہ پیدا ہو تو محکمہ زراعت کے عملہ سے مل کر نائب زرعی کیمیا دان کے نام درخواست لکھ کر دوا کا تجزیہ ضرور کروائیں. اور اچھی طرح تسلی کر لینے کے بعد استعمال کریں۔

زرعی ادویات کے نمونہ کے تجزیہ کی کوئی فیس نہیں لی جاتی۔ اسلئے حکومت کی دی گئی اس سہولت سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے اور تجزیہ کے بعد صحیح سپرے کیا جائے اگر کسی شخص کو زہروں اور ادویات کا تجزیہ یا حفاظتی تدابیر کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنی ہوں تو وہ زرعی کیمیا دان پیسٹی سائڈ ڈویژن پلانٹ پروٹیکشن انسٹی ٹیوٹ جھنگ روڈ فیصل آباد سے رجوع کریں۔

بقیہ صفحہ ۵ سے آگے

(۲۵) گفتگو کے دوران کسی کی بات کاٹنی نہیں چاہیئے۔ جب ایک شخص گفتگو کر رہا ہو تو اس کی طرف متوجہ ہو کر اسکی بات سننی چاہیئے۔

(۲۶) اخلاق کی درستگی کے لئے یہ بات بھی ضروری ہے کہ جب دو شخص باہم گفتگو کر رہے ہوں اور وہ اس بات کو ناپسند کرتے ہوں کہ کوئی شخص ان کی گفتگو سنے تو تجسس نہیں کرنا چاہیئے اور نہ ہی کان لگا کر ان کی بات سننا چاہیئے۔

(۲۷) بزرگوں کے سامنے اونچی آواز کے ساتھ بات چیت نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ ادب کے ساتھ ان سے گفتگو کی جائے

(۲۸) اگر کوئی مجلس میں نامناسب گفتگو کرے تو اسے مطلع کر دینا چاہیئے اور اگر کوئی شخص اچھی بات کہے تو اس کی داد دینا چاہیئے۔

(۲۹) اگر بیت الخلاء میں ہوں تو کسی سے گفتگو نہیں کرنی چاہیئے (آداب حیات)

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔
"آپ سے میں توقع رکھتا ہوں کہ آپ اپنی نئی نسلوں کو خطبات باقاعدہ سنوایا کریں یا پڑھایا کریں یا سمجھایا کریں.... سب اگر امام جماعت کی نصیحتوں کو براہ راست سنیں گے تو سب کی تربیت ایک رنگ میں ہو گی۔ وہ سارے ایک قوم بن جائیں گے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۱۹۲ میں امۃ الرشید سیال زوجہ منیر الدین سیال قوم سیال پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۴۳/۳ بورے وال ضلع وہاڑی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶-۸-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی ایک تولہ مالیتی -/۳۲۰۰۔ (۲) حق مہر بارہ ہزار اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ امۃ الرشید سیال ۴۳/۳ بورے وال ضلع وہاڑی۔ گواہ شد نمبر ۱ منیر الدین سیال خاوند موصیہ مسل نمبر ۲۸۱۹۱ گواہ شد نمبر ۲۔ ظہور احمد مربی سلسلہ

مسل نمبر ۲۸۱۹۳ میں ناصر احمد ولد چوہدری حنیظ احمد صاحب قوم جٹ کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۳۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 219/R-B ملویانوالہ ضلع فیصل آباد حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۴-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۶۰۰ جرمن مارک ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ناصر احمد ولد چوہدری حنیظ احمد جرمنی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ غلام احمد اٹھوال جرمنی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ سلطان احمد اٹھوال جرمنی۔

مسل نمبر ۲۸۱۹۴ میں زاہدہ نسرین زوجہ چوہدری ناصر احمد صاحب قوم جٹ کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 219/R-B ملویانوالہ ضلع فیصل آباد حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۴-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند دس ہزار روپے۔ (۲) زیورات طلائی ۱۶ تولہ مالیتی -/۵۴۴۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد جرمن مارک ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ زاہدہ نسرین زوجہ چوہدری ناصر احمد صاحب جرمنی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ غلام احمد اٹھوال جرمنی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ سلطان احمد اٹھوال جرمنی۔

مسل نمبر ۲۸۱۹۵ صادقہ شازیہ حق بنت مکرم مرزا عبد الحق صاحب قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶-۴-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ پچاس مارک ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ صادقہ شازیہ حق جرمنی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ مرزا عبد الحق والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ منور احمد باجوہ صدر جماعت احمدیہ پرم جرمنی

بقیہ: ص۳ سے آگے

روز جو آپؐ نماز کے لئے تشریف لائے تو درد کی وجہ سے سر پر ایک کپڑا باندھا ہوا تھا۔ نماز کے بعد آپؐ نے مختصر سا وعظ فرمایا۔ اس وعظ کے دوران میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندہ کو اختیار دیا کہ چاہے وہ اس دنیا کو اختیار کرے اور چاہے آخرت کو۔ مگر اس بندہ نے آخرت کی زندگی کو اختیار کیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ جو آپؐ کے ایک ایک لفظ کو نہایت گہری نظر سے دیکھتے تھے یکدم رو پڑے۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ مسجد میں جس قدر اصحاب کے دروازے کھلتے ہیں سوائے ابوبکرؓ کے باقی تمام کو بند کر دیا جائے۔

اگلے روز جب آپؐ کی طبیعت بہت ہی خراب ہوگئی تو آپؐ نے نماز کے لئے حضرت ابوبکرؓ کو امام مقرر فرمایا۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) میرے باپ ابوبکرؓ زیادہ رقیق القلب ہیں۔ اور وہ قرآن شریف پڑھتے ہوئے زیادہ روتے ہیں۔ اس لئے آپ حضرت عمرؓ کو امام مقرر فرمائیں۔ مگر آپ نے فرمایا۔ نہیں۔ ابوبکرؓ ہی امامت کریں گے۔ ایک روز جو ذرا افاقہ ہوا تو آپؐ نے حجرہ کا پردہ اٹھایا دیکھا کہ مسلمان حضرت ابوبکرؓ کی اتباع میں نماز پڑھ رہے ہیں۔ مسلمانوں کو نماز میں مصروف دیکھ کر آپؐ کا چہرہ مبارک خوشی سے تمتما اٹھا۔ اسی کی وجہ یہ تھی کہ آخری وقت میں آپؐ نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ جو امانت اللہ تعالیٰ نے آپ کے سپرد کی تھی مسلمان اسے پوری طرح ادا کر رہے ہیں۔ یہ پیر کا دن تھا۔ لوگوں نے محسوس کیا کہ آپؐ کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ اس لئے وہ اطمینان سے کاروبار میں مصروف ہوگئے۔ حضرت ابوبکرؓ بھی اپنے اہل و عیال کے پاس اپنے باہر کے ایک مکان میں جو مدینہ کے مضافات میں تھا چلے گئے۔ اسی اثناء میں حضرت ابوبکرؓ کے صاحبزادے عبد الرحمٰن کے ہاتھ میں آپؐ نے ایک مسواک دیکھی اور اشارہ سے اسے طلب کیا اور منہ کو اچھی طرح صاف کیا۔ اس کے بعد آپؐ کی آنکھیں پتھرا گئیں اور بدن بوجھل ہوگیا۔ اور اللھم الی الرفیق الاعلیٰ کہتے ہوئے دوپہر کے قریب دوشنبہ کے روز ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ کو اس فانی دنیا کو چھوڑ کر اپنے مولائے حقیقی کو جاملے۔ ہم اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں اور یقیناً اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے خدا تو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) پر اپنی برکتیں نازل فرما۔

کامیابی بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے ایک نمایاں فضل ہے۔ اگر آپ کا کوئی بچہ یا عزیز کسی امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کرے تو ہمیں مطلع فرمائیں تاکہ ہم اسے اخبار میں شائع کریں اور اس طرح سارے احباب جماعت آپ کی خوشیوں میں شریک ہو سکیں اور اللہ تعالیٰ کے شکریہ کا اظہار کر سکیں۔ اس طرح اگر آپ کو بھی زندگی کے کسی شعبہ میں کوئی نمایاں کامیابی حاصل ہوئی ہے تو اس سے بھی مطلع فرمائیں۔ (ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ وفاقی دارالحکومت میں مولانا سمیع الحق کے آئی جے آئی کی نائب صدارت سے استعفے کے بارے میں یہ قیاس آرائی کی گئی ہے کہ انہوں نے جماعت اسلامی کے کہنے پر استعفیٰ دیا ہے۔

○ پیپلز پارٹی کے لیڈر سردار فاروق احمد لغاری نے کہا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ ۲۸ دسمبر تک حکومت ختم ہو جائے۔

○ سینٹ کو بتایا گیا ہے کہ ریلوں کے کرایے میں اضافہ نہیں کیا جائے گا۔

○ آزاد کشمیر کے صدر سردار سکندر حیات خان نے کہا ہے کہ وہ آزاد کشمیر میں بلدیاتی انتخابات غیر جماعتی سطح پر کروانے کے فیصلے سے اتفاق نہیں کرتے۔

○ جن ۲۲ قوانین کو وفاقی شرعی عدالت نے خلاف اسلام قرار دیا تھا ان کے خلاف وفاقی حکومت سپریم کورٹ میں اپیل کرے گی۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ تبدیلی کو اب کوئی نہیں روک سکتا کیونکہ عوام تیار ہو رہے ہیں۔

○ سرحد کے وزیر اعلیٰ میر افضل دوسرے روز بھی مولانا سمیع الحق کو اپنا استعفیٰ واپس لینے پر راضی نہیں کر سکے۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ جام صادق علی نے کہا ہے کہ اگر محترمہ بے نظیر بھٹو عوام کو سڑکوں پر لانے میں کامیاب ہو گئیں تو میں استعفیٰ دے دوں گا۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ وزیر اعظم کے پاس بہت پیسہ ہے جتوئی تحریک عدم اعتماد لائے تو ناکام ہو جائے گی۔

○ نوابزادہ نصر اللہ خان نے آل پارٹیز کانفرنس بلانے کی کوشش تیز کر دی ہے۔ خیال ہے کہ کانفرنس اسی ماہ ہو گی۔

○ مختلف مکاتیب فکر کے علماء نے کہا ہے کہ اگر حکومت نے سود کے متعلق قوانین کو کالعدم قرار دینے کے فیصلے کے خلاف اپیل کی تو وہ حکومت کے خلاف مہم چلائیں گے

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے الزام لگایا ہے کہ فرانسیسی سکینڈل میں ۲۷ ارب روپے کا فراڈ ہوا تھا اس کا کمیشن جنرل ضیاء الحق نے وصول کیا تھا۔

○ پرائیویٹائزیشن کے عمل میں ۱۹ صنعتی یونٹوں کے گاہک نہیں مل سکے۔

○ رائے ونڈ کے تبلیغی اجتماع میں وزیر اعظم نے شرکت کی عرب شیوخ اور سعودی شہزادوں نے بھی شرکت کی اور وزیر اعظم سے ملے۔

○ مولانا فضل الرحمن نے کہا ہے کہ امریکہ نے ایٹمی پروگرام کے بدلے میں تحفظ کی پیشکش کر کے پاکستانی قوم کی توہین کی ہے۔

○ نئی انوسٹمنٹ کمپنی کو لمیٹڈ کمپنی کے طور پر رجسٹر کیا جائے گا۔

غیر ملکی خبریں

○ کولمبو میں سارک کانفرنس اب ۲۲ دسمبر کو ہو گی۔ جنوبی ایشیا کے ممالک کی تنظیم کے رکن ملکوں بنگلہ دیش، بھوٹان بھارت، مالدیپ، نیپال، پاکستان اور سری لنکا کے سربراہوں نے شرکت کی توثیق کر دی ہے۔

○ گولان کی پہاڑیوں پر یہودی بستیوں کی تعمیر کے اسرائیلی فیصلے پر سعودی عرب نے تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اسے مشرق وسطیٰ میں صدر بش کی امن کوششوں کی نفی قرار دیا ہے۔ سعودی عرب نے اسرائیل سے کہا ہے کہ اب اسے مقبوضہ عرب علاقے خالی کر دینے چاہئیں۔

○ ۱۳ برس کی جلاوطنی کے بعد کمبوڈیا کے رہنما شہزادہ سہانوک جب وطن واپس پہنچے تو ان کا زبردست استقبال کیا گیا۔ سڑکوں کے دونوں اطراف ہزاروں لوگ ان کے استقبال کے لئے کھڑے تھے کمبوڈیا کے وزیر اعظم انہیں لینے کے لئے بیجنگ گئے ہوئے تھے۔

○ صدر بش نے اسرائیلی وزیر اعظم کو ۲۱ نومبر کو وائٹ ہاؤس میں ملاقات کی دعوت دے دی ہے۔

○ صدر بش نے کہا ہے کہ چین جیسے غیر جمہوری ملک دنیا میں عدم استحکام کا باعث ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایسے ممالک خطرناک ہتھیاروں کے پھیلاؤ کا سبب بھی بن رہے ہیں جس پر ہمیں تشویش ہے۔

پتہ

شیزان

پاکستان میں
تازہ پھلوں کی مصنوعات
بنانے والا
سب سے بڑا ادارہ

Shezan International Ltd., Lahore-Karachi.